بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ✦ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | منگل ۶ شعبان ۱۴۰۴ھ ؛ ۸ ہجرت ۱۳۶۳ھش ؛ ۸ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۰۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعتِ احمدیہ کے نام حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

پاکستان کے احمدیوں کے نام میرا یہ پیغام ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس فرمان حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الاِیمَانِ کو حرزِ جان بنائیں

وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں اور اپنی قربانیوں سے ثابت کر دکھائیں کہ آپ صفِ اوّل کے محبِ وطن ہیں

میرا یہ تاکیدی حکم ہے کہ کسی حالت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہیں

مَیں نے اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے احبابِ جماعت ربوہ اور پاکستان سے چند ماہ کی جدائی قبول کی ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ✦ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میرے نہایت پیارے احبابِ جماعت احمدیہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے سائے تلے رہیں اور ہر آن اُس کی نصرت اور قربت اور پیار کے جلوے دیکھیں۔ وہ آپ کے ہر خوف کو امن میں بدل دے اور ہر بے چینی کو سکینت اور طمانیت میں تبدیل فرما دے، ہر حال میں آپ اُس سے راضی رہیں اور اُس کی رضا کی راہوں سے باہر قدم نہ رکھیں اور اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اُس کی رضا آپ کو حاصل رہے اور پیار کی نگاہیں آپ پر پڑیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں خالصۃً اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے مَیں نے یہ سفر اختیار کیا ہے اور احبابِ جماعت ربوہ اور احبابِ جماعت پاکستان سے یہ عارضی چند ماہ کی جدائی قبول کی ہے۔ میرا دل آپ کی جدائی سے سخت بے قرار ہے اور آنکھیں اُس دن کی راہ دیکھ رہی ہیں جب میری نظریں آپ کو دیکھ کر ایک ناقابلِ بیان رُوحانی لذت پائیں گی۔ لیکن عارضی جدائیاں کوئی نئی بات نہیں اور کوئی پہلا تجربہ نہیں۔ گذشتہ دو سالوں میں میرا یہی دستور رہا ہے کہ اللہ کی رضا کے ماتحت دیگر عالمی جماعتوں سے ملاقات اور اُن کی تعلیم و تربیت کی غرض سے اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اور تمام جماعت کی بہبود کے لئے ایسے عارضی سفر اختیار کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی جبتک اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا رہے گا ایسا ہی کرتا رہوں گا۔

یاد رکھیں کہ الٰہی جماعتیں جو اللہ کے ذکر کے ساتھ زندہ رہتی ہیں کسی حال میں بھی اپنے فرائض کی سرانجام دہی سے غافل نہیں رہتیں۔ روشنی ہو یا اندھیرا ہر حال میں وہ آگے بڑھتی ہیں اور گرجتے ہوئے بادلوں کی ظلمات اور رعد اور برق اُن کے قدم روک نہیں سکتیں لہٰذا موجودہ سنگین اور مخدوش حالات کے باوجود مَیں نے اِس سفر کو منسوخ نہیں کیا جو کئی ماہ پہلے سے تبشیر کی طرف سے تجویز کیا جا چکا تھا۔ نہ صرف یہ کہ مَیں نے اسے منسوخ نہیں کیا بلکہ اس کے دائرہ میں کچھ اضافہ کرنا بھی ضروری سمجھا اور بعض نئے ممالک کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے۔ مَیں آپ کے لئے مجسم دعا ہوں آپ بھی اِس سفر کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے بکثرت دعائیں کریں۔

- اِنَّمَآ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَحُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ۔

ترجمہ :- مَیں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور ہی کرتا ہوں۔

- رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ۔

ترجمہ :- اے میرے رب اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تُو مجھ پر نازل کرے مَیں اُس کا محتاج ہوں۔

اِن نازک ایام میں میری آپ کو نصیحت بلکہ تاکیدی حکم یہ ہے کہ کسی حالت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا اور قرآن کریم کی غلامی اور حضرت اقدس سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے بہر حال چمٹے رہنا ہے۔ حق طریق سے حق بات کی نصیحت کرتے رہیں۔ صبر پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہیں۔ مظلومیت ایک عظیم اور ناقابلِ تسخیر طاقت ہے کسی قیمت پر اسے ظالمیت میں تبدیل نہیں کرنا۔ کسی کی طرف سے کوئی زیادتی آپ کو جواباً زیادتی پر آمادہ نہ کرے۔ آپ اِس بات پر امین بنائے گئے ہیں کہ امن کو قائم رکھیں۔ آپ کی طرف سے شر نہیں بلکہ ہمیشہ خیر دوسروں کو پہنچے اور فساد پھیلانے والے نہ ہوں بلکہ سلامتی کے شہزادے بنیں۔

عالم الغیب خدا آپ کے ظاہری دُکھوں سے بھی واقف ہے اور سینوں میں مخفی سسکتے اور بلکتے ہوئے غموں پر بھی اُس کی نظر ہے۔ خدا کے حضور بہنے والے

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ✦ پرنٹر: سید عبدالحی ✦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ✦ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ شعبان ۱۴۰۴ھ
۸ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

صبر اور تقویٰ کا اجرِ بے حساب

ہم قرآن مجید کی رو سے واضح کر چکے ہیں کہ صبر اور تقویٰ دو ایسے عظیم الشان اوصاف ہیں جن سے اہلِ حق کو عظیم روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے جس کے بل پر وہ مشکلات و مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کر کے غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ یہ دونوں اوصاف دراصل دو سرچشمے ہیں جن سے اہلِ حق اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود روحانی طاقت حاصل کر کے دینی مہمات سر کرتے چلے جاتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جو اہلِ حق اپنے آپ کو ان دو اوصاف سے متصف کر لیتے ہیں اور دین کی راہ میں مشکلات وارد ہونے پر عدیم النظیر صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں اور تقویٰ کے دامن کو کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتے اللہ تعالیٰ انہیں ایسا عظیم الشان اجر دیتا ہے کہ جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے اعمالِ صالحہ بجا لانے والے اہلِ حق کو اللہ تعالیٰ نے اجرِ حسن، اجرِ کبیر اور اجرِ عظیم کے وعدوں سے نوازا ہے لیکن دین کی راہ میں مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والوں اور تقویٰ کی راہ پر نہایت مضبوطی سے گامزن رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے جس اجر کا وعدہ کیا ہے وہ اجرِ کبیر اور اجرِ عظیم سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اتنا بڑھ کر کہ انسان کے لئے اس کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صابروں اور متقیوں کے متعلق فرمایا یہ ہے کہ انہیں بے حساب اجر و ثواب دیا جائے گا یعنی ان کو جو اجر و ثواب دیا جائے گا وہ حد اور شمار سے بالا ہوگا۔ چنانچہ وہ ایسے متقیوں کے متعلق جو صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں اور اپنے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آنے دیتے فرماتا ہے:

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر آیت ۱۱)

یعنی اے رسول! تو میری طرف سے کہہ: اے میرے مومن بندو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو لوگ اس دنیا میں نیک کام کرتے ہیں انہیں نیک اجر ملے گا۔ یاد رکھو اللہ کی زمین وسیع ہے (اس لئے زمین کی وسعتوں میں پھیل کر نیکیاں پھیلاؤ) اور جو لوگ (مشکلات و مصائب پیش آنے پر تقویٰ کے ساتھ ساتھ) صبر (کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش) کرتے ہیں انہیں ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

اس دنیا میں وہ بے حساب اجر اس شکل میں ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ظاہری لحاظ سے ان کی بے بسی بے کسی اور بے چارگی پر نظر کر کے انہیں عظیم روحانی طاقت عطا کرتا ہے اور ان کی متضرعانہ دعاؤں کو قبول کر کے اپنے تصرفِ خاص سے ان کی مشکلات و مصائب کو دور کر دیتا ہے اور ایسے حالات پیدا کر دکھاتا ہے کہ جن میں ان کے لئے زمین کی وسعتوں میں نیکیاں پھیلانے کی راہ ہموار ہو جاتی ہے اور وہ ظاہری لحاظ سے کمزور اور بے حیثیت ہونے کے باوجود حق کو اطراف و جوانبِ عالم میں پھیلانے اور غالب کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور یہ سب ثمرہ ہوتا ہے صبر اور تقویٰ کا۔ ان کی انتہائی کمزوری و ناطاقتی کے مطابق ان کی حقیر کوششوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کے نتیجہ میں غلبۂ حق کی شکل میں جو محیر العقول انقلاب رونما ہوتا ہے اس کی حیثیت اجرِ بے حساب ہی کی ہوتی ہے۔

یہ تو وہ اجرِ بے حساب ہے جو متقیوں اور صابروں کو اس دنیا میں ملے گا مزید برآں اگلے جہان میں انہیں جس اجر سے نوازا جائے گا وہ بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے بے حساب ہوگا اور اس کا ایک خاص پہلو یہ ہوگا کہ ان کے نیکو کار متعلقین کو بھی ان کے طفیل اس اجرِ بے حساب میں شامل کیا جائے گا چنانچہ خشیتِ الٰہی سے معمور ہو کر مصائب میں صبر کا نمونہ دکھانے والے اہلِ حق کو اگلے جہان میں ملنے والے اجر و ثواب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۭ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(الرعد آیات ۲۳ تا ۲۵)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کے لئے صبر و استقامت دکھاتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں، اس مال میں سے جو ہم نے ان کو دیا ہے ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے رہتے ہیں انہی کے لئے اس گھر کا (بہترین) انجام مقدر ہے یعنی مستقل رہائش کے باغات جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور نسلوں میں سے بھی جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم نے صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ صبر کرنے اور تقویٰ کی راہ پر گامزن رہنے والوں کو اگلے جہان میں ہی اجرِ بے حساب نہیں ملے گا بلکہ اس جہان میں بھی انہیں جو اجر ملتا ہے وہ بھی اس لحاظ سے اجرِ بے حساب کی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ انکی کوششوں کے مقابلہ میں اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ دونوں میں کوئی نسبت قائم ہی نہیں کی جا سکتی۔

نماز بدیوں کو دور کرتی ہے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت)

ترجمہ:- یقیناً نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"غرض وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دور جا پڑا ہے اس کو پاک کرنے اور دور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے پاک جذبات بھر دیئے جاتے ہیں۔ یہی سر ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا نماز فحشاء یا منکر سے روکتی ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۸)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کی ۸۴ برکات

مکرم فضل احمد صاحب شاہد رکن ادارہ تاریخ احمدیت
(ربوہ)

قرآن کریم میں تقویٰ کی برکات کو اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ چند برکات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

(۱) متقیوں کو قرآن کریم سے رہنمائی ملتی ہے۔ جیسے فرمایا:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

(البقرہ)

(۲) متقی بالآخر اپنے مقصود کو حاصل کر لیتے ہیں۔ جیسے فرمایا:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(المائدہ)

یعنی اے عقل مندو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم بامراد ہو جاؤ۔

(۳) متقی کو خدا کی طرف سے عزت ملتی ہے فرمایا:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (حجرات آیت ۱۴)

(۴) متقی کا اللہ تعالیٰ دوست ہوتا ہے فرمایا:۔

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ

(جاثیہ آیت ۲۰)

(۵) اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت رکھتا ہے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

(توبہ آیت ۷)

(۶) متقیوں کا انجام اچھا ہوتا ہے

اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ (ھود)

(۷) قابلِ رحم حالتوں میں متقی پر خدا رحم کرتا ہے۔ فرمایا

وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(انعام: ۱۵۶)

(۸) متقی امتیازی نشانات حاصل کرتے ہیں فرمایا:

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا (انفال آیت ۳۰)

(۹) متقی کو تکالیف سے نجات ملتی ہے۔ فرمایا:۔

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (طلاق آیت ۳)

(۱۰) يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

متقی کو غیب سے رزق دیا جاتا ہے۔

(الطلاق آیت ۴)

(۱۱) متقی کے کاموں میں آسانی پیدا کی جاتی ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا

(الطلاق آیت ۵)

(۱۲) تقویٰ اختیار کرنے والوں کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا۔

(طلاق: ۴)

(۱۳) يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ کے ایک معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ متقی کی تربیت کے سامان کرتا ہے اور دن بدن اس کو پاک کرتا ہے۔

(۱۴) يُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا۔ خدا متقی کے اجر کو بڑھاتا ہے۔ یعنی وہ اپنے کاموں کی نسبت سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ سے انعام پاتا ہے۔

(۱۵) متقیوں کو جنت ملے گی۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ

(حجر آیت: ۴۶)

(۱۶) متقی کو دنیا میں بھی جنت ملتی ہے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔

(رحمٰن: ۴۷)

(۱۷) متقی کے لئے جنت اور سکون قلب کے جتنے بھی سامان ہیں وہ مہیا کئے جاتے ہیں:

اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

(شعراء: ۹۱)

(۱۸) متقی امن کے مقام میں رکھے جاتے ہیں۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ

(دخان آیت: ۵۲)

(۱۹) متقیوں کی رہنمائی خود خدا کرتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

(البقرہ آیت: ۶)

(۲۰) متقی خدا سے ہمیشہ خیر ہی پاتے ہیں شر سے بچائے جاتے ہیں ان کے لئے مصائب بھی برنگ انعام ہو جاتے ہیں۔ فرمایا:۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ

(البقرہ: ۱۰۴)

(۲۱) متقیوں کو خدا کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (البقرہ: ۱۹۵)

(۲۲) وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ متقی قیامت کے دن کفار پر ہر لحاظ سے غالب ہوں گے۔

(۲۳) متقیوں کا خدا معلم ہو جاتا ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ

(البقرہ: ۲۸۳)

(۲۴) سورۃ آل عمران آیت ۱۴ میں ہے۔ خدا متقیوں کو پاک بیویاں عطا کرے گا۔

(۲۵) متقیوں کو خدا کی رضا ملتی ہے۔

(آل عمران آیت: ۱۴)

(۲۶) متقیوں کی ہر نیکی کو خدا قبول کرتا ہے۔ فرمایا:۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ۔ (آل عمران: ۱۱۴)

(۲۷) متقیوں کے مخالف اپنی تدبیروں میں ناکام رہتے ہیں۔ ان کو ان کے منصوبوں میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ فرمایا:

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا

(آل عمران: ۱۲۱)

(۲۸) متقی کو خدا تعالیٰ شاکر۔ صابر بنا دیتا ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(آل عمران: ۱۲۴)

(۲۹) متقی انسانوں کو خدا تعالیٰ اولوالعزم بنا دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ مشکلات و مصائب کے پہاڑوں کا بآسانی مقابلہ کرتے ہیں۔ فرمایا:۔

اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

(آل عمران: ۱۸۷)

(۳۰) سورۃ نسا آیت ۵۸ میں ہے:۔

نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا۔

ہم متقیوں اور مومنوں کو گھنے سایہ میں داخل کریں گے۔

(۳۱) نسا آیت ۷۸ میں ہے۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى

آخرت کے ایک معنی آنے والے ایام ہیں۔ اس اعتبار سے متقیوں کے آنے والے ایام گزشتہ ایام سے بہتر ہوتے ہیں۔ یا یوں سمجھیں کہ ان کا مستقبل ماضی سے بہتر ہوتا ہے۔

(۳۲) متقیوں کو خدا تعالیٰ کی صفت غفور اور رحیم کا مظہر بنایا جاتا ہے۔ فرمایا:

اِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

(النسا: ۱۳۰)

(۳۳) اللہ تعالیٰ متقیوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (المائدہ: ۲۸)

(۳۴) متقیوں کو آخرت میں اچھا گھر ملیگا۔

وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ (انعام: ۳۳)

(۳۵) متقیوں کے ہر قسم کے امور کا متولی و متکفل خدا ہوتا ہے۔ وہ ان کے کام خود کرتا ہے۔

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔

(اعراف: ۱۹۷)

(۳۶) متقیوں اور مومنوں کے مقابلہ کرنے والوں کے دلوں میں رعب ڈالا جاتا ہے فرمایا

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ۔ (انفال: ۱۳)

(۳۷) قرآن کریم کی متعدد آیات سے ثابت ہے کہ متقیوں کی دعائیں غیر معمولی طور پر سنی جاتی ہیں۔

(۳۸) متقیوں کو خدا تعالیٰ مقامات مقدسہ کا متولی بناتا ہے۔ (انفال آیت: ۳۵)

(۳۹) غموں کی گھڑیوں میں متقیوں کو سکینت ملتی ہے۔ (توبہ آیت: ۲۶)

(۴۰) متقیوں کے لئے انبیاء اور خلفاء کی دعائیں جلد قبول کی جاتی ہیں اور ان کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تسکین کے سامان کئے جاتے ہیں۔ فرمایا

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(توبہ: ۱۰۳)

(۴۱) متقیوں کو اس کائنات سے اور خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء سے بہت سے نشانات ملتے ہیں۔ (یونس آیت ۷)

(۴۲) متقیوں کو وحی اور الہام کی نعمت سے نوازا جاتا ہے

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ (یونس آیت ۶۵)

(۴۳) متقیوں کی کوششوں کے پھل دائمی رکھے جاتے ہیں۔ فرمایا

اُكُلُهَا دَآئِمٌ (الرعد: ۳۶)

(۴۴) متقیوں کے سینے بغض و عداوت سے صاف کئے جاتے ہیں۔ دنیا میں بھی۔ اور آخرت میں بھی (الحجر: ۴۸)

(۴۵) متقیوں کو دنیا اور آخرت میں انتھک محنت اور کوشش کی توفیق ملتی ہے۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ

(الحجر: ۴۹)

(۴۶) متقیوں کی آرزوئیں اور تمنائیں پوری کی جاتی ہیں۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ

(النحل: ۳۲)

(۴۷) متقیوں کو چھوٹی عمر میں ہی خدا تعالیٰ اپنے خاص علوم سے نوازتا ہے۔

(سورۃ مریم آیت ۱۳-۱۴)

(۴۸) متقی انسانوں کو ہمیشہ دنیا اور آخرت میں سلامتی اور امن کی دعائیں ملتی ہیں۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ (مریم: ۶۱)

(۴۹) متقیوں کو قرآن کریم کے ذریعہ بشارتیں ملتی ہیں۔ فرمایا۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

(مریم آیت: ۹۸)

(۵۰) متقی خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجے پائیں گے فرمایا:۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى

(طٰہٰ: ۷۶)

(۵۱) خدا تعالیٰ متقیوں کے اعمال کو خود محفوظ کرتا ہے: فرمایا

اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ

(انبیاء آیت ۹۵)

(۵۲) متقی دوزخ کی آواز بھی نہیں سنیں گے یعنی بہت دور ہوں گے۔ فرمایا:

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا (انبیاء: ۱۰۳)

(۵۳) بڑی پریشانی کا وقت بھی متقیوں کو غمگین نہیں کرے گا۔ فرمایا:

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ

(انبیاء: ۱۰۴)

(۵۴) خدا تعالیٰ متقیوں کی زبانوں پر پاک باتیں جاری کرتا ہے۔ فرمایا:

هُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ (الحج آیت: ۲۵)

(۵۵) متقیوں کی بدیاں بعض دفعہ نیکیوں میں بدل دی جاتی ہیں۔

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ (فرقان: ۷۱)

(۵۶) جب خدا کی طرف سے ہولناک عذاب آتے ہیں تو خدا کی خاص آنکھ اپنے مقرب متقیوں کی حفاظت کرتی ہے۔

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (النمل آیت ۵۴)

(۵۷) متقیوں کو خدا کی طرف سے فضل کبیر ملے گا۔ (احزاب: ۴۸)

(۵۸) متقی جنت میں خوشی سے ہنسیں گے۔

(یٰسٓ: ۵۶)

(۵۹) متقیوں کو صاف و شفاف پانی پلائے جائیں گے (الصف: ۴۶-۴۷)

(۶۰) متقیوں کے لئے اعلیٰ درجہ کا ٹھکانہ ہے

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ

(ص: ۵۰)

(۶۱) صابر اور محسن متقیوں کو بے حساب اجر ملے گا۔ (الزمر آیت: ۱۱)

(۶۲) متقیوں کو کئی منزل والے مکان عطا ہوں گے جن کے اوپر اور منزلیں مضبوطی کے ساتھ بنی ہوں گی۔ فرمایا:

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ (الزمر آیت ۲۱)

(۶۳) خدا تعالیٰ متقیوں کے اعمال کے بد پہلوؤں کو ڈھانک دے گا۔

(۶۴) متقیوں کو ان کے اعمال میں سے سب سے اچھے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا۔ فرماتا ہے۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الزمر: ۳۶)

(۶۵) متقی گروہ در گروہ جنت میں داخل ہوں گے

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ

(الزمر آیت ۷۴)

(۶۶) متقیوں کا استقبال فرشتے سلامتی سے کریں گے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ (الزمر: ۷۴)

(۶۷) متقی جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ارشاد متعدد آیات قرآنی میں موجود ہے۔

(۶۸) متقی جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے۔

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ (الزمر آیت: ۷۵)

(۶۹) متقیوں کے گرد قیامت کے دن فرشتے حلقے باندھے ہوں گے۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ۔ (الزمر آیت: ۷۶)

(۷۰) متقیوں کے درمیان انصاف ہوگا۔

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

(الزمر: ۷۶)

(۷۱) متقیوں کی مغفرت کے لئے فرشتے دعائیں کریں گے۔

(سورۃ مومن آیت ۸ تا ۱۰)

(۷۲) متقیوں کو نہ ختم ہونے والا اجر ملے گا۔

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

(حٰمٓ السجدہ: ۹)

(۷۳) متقیوں کے دوست اور ساتھی بھی جنت میں جائیں گے۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ

(الزخرف آیت: ۷۱)

(۷۴) متقیوں کی آنکھیں جنت کے انعامات سے لطف اندوز ہوں گی۔ فرمایا

وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ

(الزخرف آیت ۷۲)

(۷۵) متقیوں کے حالات درست کئے جاتے ہیں۔ (سورۃ محمد آیت: ۳)

(۷۶) متقیوں کو ثبات قدم عطا کیا جاتا ہے۔

(سورہ محمد آیت: ۸)

(۷۷) متقیوں کی جنتوں میں ان خصوصیات کی نہریں بہتی ہوں گی۔

(i) نہروں کا پانی اس قسم کا ہوگا جس میں سڑنے کا مادہ نہیں۔

(ii) ایسی دودھ کی نہریں ہونگی جس کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا۔

(iii) شراب طہور کی نہریں جو پینے والوں کو مزے دار لگیں گی۔

(iv) پاک و صاف شہد کی نہریں بھی ہونگی

(سورۃ محمد آیت ۱۶)

(۷۸) تقویٰ اختیار کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔ (الحجرات آیت: ۱۳)

(۷۹) متقیوں کا کھانا پینا مبارک ہوتا ہے ان کا پس خوردہ مبارک ہے۔

(الطور: ۲۰)

(۸۰) متقیوں کی اولاد بھی جنتی ہوگی۔

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

(الطور: ۲۲)

(۸۱) متقی انسانوں کے عمل میں کمی نہ ہوگی۔

مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ۔ (الطور: ۱۲)

(۸۲) متقی دائمی رہنے والے مقام میں ہونگے

(۸۳) قدرت رکھنے والے بادشاہ کے پاس ہوں گے۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (القمر: ۵۶)

(۸۴) متقیوں کو نور ملتا ہے۔

يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ۔ (الحدید: ۲۹)

اے سعادت مند تقویٰ شعار روح آگے بڑھ اور تمام انعامات و برکات کی وارث بن جو متقیوں کے لئے مقدر ہیں۔ خدا تیرے کان کھولے۔ تیرے دل کو روشن کرے۔ تجھے اندھیروں سے بچائے اور جلد تر نور کی طرف لے آئے۔ آمین۔

وقفِ جدید کے

- ننھے مجاہدین
- ننھی مجاہدات

جو بچہ یا بچی کم از کم ایک صد روپیہ چندہ وقف جدید ادا کرے اسے وقف جدید کا ننھا مجاہد یا ننھی مجاہدہ کہتے ہیں۔ اور اس بچے، بچی کا نام معہ ولدیت و پتہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سعادت کے حصول کی توفیق عطا فرمائے

(سیکرٹری وقف جدید انجمن احمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غم اور صبر

مکرمہ امۃ الباری صاحبہ بیگم ناصر احمد قریشی صاحب — کراچی

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم غم کی حالت میں نازل ہوا۔ تم اسے غم کی حالت میں پڑھا کرو۔ اس کا مطلب یہ ہو کہ قرآن شریف کے نزول کا سارا عرصہ غم کا عرصہ تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک حیات کا مطالعہ کریں تو رشتہ داروں قریبی عزیزوں جگر گوشوں اور جانثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عزیزات میں شہادت اور طبعی وفات کے کتنے صدمے اس مبارک انسان نے دیکھے۔ اپنے قبیلے والوں اور کافروں کے ظلم وستم برداشت کیے۔ غم اور آزمائشیں انسان کی خدا تعالیٰ سے محبت کا امتحان بھی ہوتی ہیں اور مزید رحمتوں اور برکتوں کے حصول کا ذریعہ بھی۔ اگر انسان کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق نہ ہو تو وہ دنیا کے مصائب سے اتنا گھبرا جائے کہ یا تو خدا تعالیٰ کو (نعوذ باللہ من ذالک) ظالم سمجھے یا حوصلہ ہار کر موت کو زندگی پر ترجیح دے۔ مگر یہ صرف خدا کی محبت ہے جو سہارا دیتی ہے انسان مشکلات میں خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کر کے شکر گزار بندہ بنتا ہے۔ اسی سے ان فیصلوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے جو طبیعتوں پر گراں گزرتے ہیں۔ یہ فیصلے بظاہر خوشگوار محسوس نہیں ہوتے مگر جب انسان میں خدا تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنے کا جذبہ شامل ہوتا ہے تو صبر کی قوت بھی اسی خالق و مالک کی ذات عطا کر دیتی ہے۔ عام دنیاوی تعلقات میں بھی کچھ لو اور کچھ دو کا اصول چلتا ہے خالق مطلق بھی اپنی مخلوق سے سلوک میں غنی ہے کبھی سب باتیں مخلوق کی مانتا ہے۔ اور کبھی اپنی بھی منواتا ہے۔ اس فعل میں اس کی کیا کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں صرف وہی جانتا ہے ایک حکمت کی طرف تو حضرت اقدس بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) ان الفاظ میں اشارہ فرماتے ہیں:۔

"مصیبت کے وقت ایک محبت کا سرچشمہ جاری ہو جاتا ہے مومن کو کوئی مصیبت نہیں ہوتی جس سے اس کو ہزارہا قسم کی لذت نہیں پہنچتی۔ بلکہ مومن کو آرام کی زندگی میں ایسی لذت نہیں ہوتی جیسا کہ مصیبت کے زمانہ میں ان کو لذت پہنچتی ہے خدا کے لوگوں کو یہ ایک مرض ہوتی ہے وہ چاہتے ہیں کہ ان کو خدا سے مار پڑتی رہے ..... مومن کی تکلیف کو دوسرے بے شک تکالیف سمجھتے ہیں مگر مومن اس کو تکالیف نہیں خیال کرتا غرض یہ ضروری بات ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے مقرب کو دوسروں کی نسبت زیادہ دکھ پہنچائے مومن کو ہر روز مرنا پڑتا ہے"

(البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

چشم ظاہر بین یہ دیکھتی ہے۔ کہ منکرین خدا اور بے دین لوگ دنیاوی عیش و آرام سے وافر حصہ پاتے ہیں۔ اور سطحی سوچ یہ سوال پیدا کرتی ہے کہ خدا اپنے ماننے والوں کو مشکلات میں کیوں مبتلاء کرتا ہے اور امتحان در امتحان میں مبتلا رکھتا ہے۔ ایک کے بعد دوسری آزمائش میں مبتلا رکھتا ہے.... .... خدا کی ہستی اور اس کے رحیم و کریم ہونے پر یقین کامل رکھنے والے جانتے ہیں کہ وہ مستجیب الدعوات ہے اور ہر تضرعانہ دعا کو سنتا ہے اور وہ علیم و خبیر بھی ہے اور خوب جانتا ہے کہ کس دعا کو کس رنگ میں قبول کرنا ہے۔ اس نے اپنے بندوں کو صبر و ضبط بھی سکھایا ہے۔ تاکہ اس کا اجر دے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔

اور صبر کا اجر خدا تعالیٰ کی معیت ہے اتنے بڑے انعام کی نوید پا کر مومن کسی تکلیف اور غم کو خاطر میں نہیں لاتا۔

غم کئی قسم کے ہوتے ہیں مگر جان کے نقصان کا غم بہت زیادہ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ ایسے موقع کے لیے قرآن پاک کی تعلیم ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے اے رسول! تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے جب ان پر کوئی مصیبت آئے گھبراتے نہیں بلکہ کہتے ہیں ہم تو اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں جو چھ نکات بیان فرمائے ہیں ان کا اختصار درج ذیل ہے

(۱) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کے دو حصے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ کا مطلب ہے کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کا مطلب ہے ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ جو مومن یہ یقین رکھتا ہے کہ میں اللہ کا ہوں وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اللہ اسے تباہ کرے گا۔ بلکہ اسے یقین ہوگا کہ پہلے سے بہتر جگہ پر رکھے گا۔ جیسے والدین بچی کو رخصت کرتے وقت، کسان کھیت میں بیج ڈالتے وقت اور درزی کپڑا کاٹتے وقت روتا نہیں۔ کیونکہ اسے بہتری کی امید ہوتی ہے غم کا احساس فطری ہے مگر جزع فزع کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ گویا ظلم ہوا۔

(۲) اِنَّا لِلّٰهِ کہنے کا مطلب ہے کہ ہم اللہ کے ہیں۔ اصل تعلق اللہ سے ہے جو چیز ضائع ہوگئی اس سے عارضی تعلق تھا۔ جس عزیز کو خدا تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لینا مناسب سمجھا ہے اس پر شکوہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارا تعلق تو صرف خدا تعالیٰ کی وجہ سے تھا خدا تعالیٰ راضی ہو تو ہم راضی۔

(۳) یہاں جو لفظ اِنَّا لِلّٰهِ استعمال ہوا ہے اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اقرار صرف انفرادی رنگ میں نہ ہو بلکہ ہر انسان علی وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہو کہ دنیا کی ہر چیز خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے دنیا کے کسی انسان کو بھی اس پر اعتراض کا حق حاصل نہیں۔ ہزاروں نعمتیں دینے والا خدا اگر ایک نعمت لے لے تو جزع فزع ناشکری ہے۔

(۴) چوتھے معنے جو اس سے زیادہ اعلیٰ اور مومن کے مقام کے مطابق ہیں وہ یہ ہیں کہ سب کی سب نعمتیں اسی کی ہیں اور وہی اس کا حقیقی مالک ہے اگر ایک نعمت اس نے لے لی تو کیا ہوا۔ ہمارے پاس جو کچھ باقی ہے وہ بھی ہم سے لینا چاہے تو ہم تیار ہیں۔

(۵) اِنَّا لِلّٰهِ کہنا کچھ استغناء کے معنی رکھتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم فرما کر دوسرا حصہ ساتھ لگا دیا اور ذہن میں یہ مفہوم پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص اگر اللہ تعالیٰ کے پاس گیا ہے تو ہم بھی ایک دن اسی کی طرف چلے جائیں گے۔ کسی نے پہلے سفر کر لیا کوئی بعد میں کرے گا۔ پہلے عارضی جدائی پر شکر کرو تو اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں اکٹھا بھی کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہوتا ہے اس بندے پر جس کی روح خدا کے آستانہ پر جھکی رہے اور اس سے کہے کہ اے میرے رب مجھے کوئی شکوہ نہیں تو نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔

(۶) رنج ہمیشہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اب کوئی بیرونی طاقت مدد کرے اور جب انسانی ذہن کو فطرت اس طرف لے جاتی ہے۔ کہ میرے اندر کوئی کمزوری تھی تبھی مجھے یہ دکھ پہنچا اب کوئی غیر طاقت ہی مدد کرے اس وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھنے سے تقویت ملتی ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کا ہی ہوں اور میں اسی سے مدد مانگتا ہوں اگر ٹوٹنا ہے تو اسی کی طرف ٹوٹنا ہے گریہ وزاری کرنی ہے تو اسی کے سامنے کرنی ہے۔

(۷) ہم خدا تعالیٰ کے بندے اور اس کے غلام ہیں۔ اگر صبر سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہتر بدلہ ملے گا۔ جزع فزع اور گھبراہٹ کا اظہار وہ کرتا ہے جو سمجھتا ہے کہ صبر کا کوئی بدلہ نہیں۔ مگر مومن سمجھتا ہے کہ جب ہم خدا تعالیٰ کے پاس جائیں گے۔ تو ہمارے دکھوں کا بدلہ غیر معمولی انعامات کی شکل میں ملے گا ایمان اور یقین کا یہ اعلیٰ درجہ صبر کی طاقت عطا کر دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے صبر و رضا اور توکل علی اللہ کا جو نمونہ دکھایا اس کی پسندیدگی کی خبر قرآن پاک میں ملتی ہے۔ اسی طرح حضرت رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی پیارے عزیزوں اور لاڈلے جگر گوشوں کو قبر میں سلاتے وقت انتہائی صبر کا مظاہرہ فرمایا۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہیں کہ غم فطرت کا تقاضا بھی ہے مگر راضی بہ رضا ہیں کہ اجر اور خدا کی خوشنودی بھی چاہیے۔ کوئی فقرہ بے صبری کا ارشاد نہیں فرماتے اسی طرح اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی جاہلیت کی رسموں کے بالکل برعکس صبر و ضبط کا درس دیتے ہیں۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صبر کا نمونہ حضرت مرزا مبارک احمد کی وفات پر نظر آتا ہے آپ اپنے دل کے ٹکڑے کے آخری دفعہ آنکھیں بند کر لینے پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھتے ہیں اور جماعت کو حمد سے لبریز خط لکھتے ہیں کہ خدا کا شکر ہے پیشگوئی پوری ہوگئی۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جان فدا کر۔

رب کریم نے اپنے ان پیاروں کو غیر معمولی گداز دل عنایت فرمائے تھے۔ پتھر دل نہ تھے۔ مگر یقین کامل اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی تمنا نے صبر کا پیکر بنا دیا تھا۔

ملت اسلامیہ کو اتنے صبر و ضبط کی تعلیم دی گئی تھی مگر غفلت اور بعض دوسری تہذیبوں کے زیر اثر آجانے کی وجہ سے ماتم، جزع فزع اور بے صبری میں بڑھ جانے کو غم کے اظہار کا طریق بنا لیا گیا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدا تعالیٰ آپ پر رحمتوں کا سایہ رکھے۔ اس صورت حال کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ

یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔

..... کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لیے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے۔

۲۔ برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لیے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانک کر اڈ بہنوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانا کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتانے کے لیے صدہا روپیہ کا پلاؤ زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ تا لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے .....

جس عورت کو اللہ اور رسول پیارا ہے اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایمان دار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

(منقول از الحکم جلد ۶ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ کالم ۲)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آزمائشوں میں نہ ڈالے اور اگر آزمائش مقدر ہے تو خود ہی صبر کی توفیق بھی دے کیونکہ صبر کی توفیق بھی اسی کے حکم سے ملتی ہے اور ہماری گزشتہ و آئندہ کوتاہیوں کو بخش دے (آمین)

انسپکٹرانِ تحریک جدید کی فوری ضرورت

تحریک جدید کے مالی امور کے ضمن میں پاکستانی جماعتوں میں دورہ کرنے کے لئے انسپکٹرات کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہو۔ نیز صحت اور دینی معلومات کا معیار بھی اچھا ہو وہ مقامی امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں مکمل کوائف پر مشتمل جلد از جلد دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

اسامیاں خالی ہیں

دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند حضرات جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں معہ تعلیمی کوائف امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں جلد بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ!

انسکرٹ	دو اسامیاں
خادم گیسٹ ہاؤس	ایک اسامی

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(اذکروا موتاکم بالخیر)

والد محترم محمد جمیل خان صاحب مرحوم کی یاد میں

محمد رشید طارق ایم اے ایم ادایل۔ سلطان پورہ لاہور

میرے پیارے والد محترم محمد جمیل خان صاحب مرحوم، ۲۸ اگست ۱۹۰۷ء بمقام فیروزپور شہر پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت استانی صفیہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی) کو آپ کی تعلیم و تربیت میں بہت جدوجہد کرنی پڑی کیونکہ آپ کے والد صاحب احمدی نہیں تھے اور ان کی انتہائی کوشش ہوتی تھی کہ ان کا بیٹا ان کا ہم خیال ہو۔ حضرت استانی صاحبہ مرحومہ ابتداً مغرب کی نماز کے لئے بیت الاحمدیہ جو کافی فاصلہ پر تھی ساتھ لے جاتیں۔ نماز ادا کرنے کے بعد وہیں پر آپ کو قرآن مجید کے آخری پارہ کی صورتیں حفظ کرواتیں اور مختلف مسائل سمجھاتیں۔ اور یاد کراتیں۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد واپس گھر آتیں یہ کوئی دو چار دنوں کی بات نہ تھی بلکہ سالہا سال کا معمول رہا۔ پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہوئی تو اپنے ساتھ نماز تہجد پڑھانی شروع کی اور فجر کی نماز کے لئے بھی بیت الاحمدیہ پہنچانا شروع کر دیا راستہ میں مختلف دعائیں یاد کروائی جاتی تھیں یہی وجہ ہے کہ والد صاحب مرحوم اوائل جوانی سے ہی نماز تہجد باالالتزام ادا کرنے کے عادی ہو چکے تھے جس کا تادم آخر بتوفیق ایزدی تعامل جاری رہا۔

آپ نے میٹرک پاس کر لینے کے بعد ۱۹۲۷ء میں آرسینل فیروزپور میں ملازمت کا آغاز کیا وہاں آرسینل میں احمدیوں کی معقول تعداد ملازم تھی جنہوں نے کوشش کر کے قلعہ کے اندر ایک جگہ نماز ادا کرنے کے لئے منظور کروا رکھی تھی۔ جہاں سارے احمدی وقت مقررہ پر نماز ظہر اور نماز جمعہ باجماعت ادا کر لیا کرتے تھے۔ اس طرح والد صاحب مرحوم کو ساری نمازیں باجماعت ادا کرنے کا موقعہ مل جاتا تھا۔

والد صاحب مرحوم عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ فیروزپور کے سیکرٹری مال رہے اس دوران امیر صاحب جماعت کی ہدایت پر عام طور پر ہر اتوار کو ضلع بھر کی جماعتوں میں باری باری سائیکل پر دورہ کرتے۔ دوسرے امور کی انجام دہی کے علاوہ چندہ جات کی تحریک و تحریص کر کے وصولی کی بھی کوشش کرتے رہتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد لاہور آنے پر حلقہ سلطان پورہ کے بھی کافی عرصہ سیکرٹری مال کے فرائض ادا کرتے رہے۔ والد صاحب موصی تھے اور چندہ جات کی ادائیگی میں بڑے پابند تھے۔ میری پیدائش پر میری طرف سے چندہ تحریک جدید ادا کر کے مجھے بھی تحریک جدید کے دفتر اول کا مجاہد بنا دیا اس طرح میری دادی جان حضرت استانی صفیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے چندہ تحریک جدید باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ اور گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ نے اپنی اور اپنی والدہ مرحومہ کا تحریک جدید کے پچاسویں سال کا چندہ ادا کر دیا۔

لاہور آنے پر ایک پرائیویٹ گیس کمپنی میں جو سلطان پورہ کے قریب ہی تھی۔ ملازم ہو گئے۔ وہاں سے سبکدوش ہونے پر آپ کا یہ معمول رہا کہ فارغ اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت اور کتب سلسلہ کا مطالعہ کرتے رہتے تھے میری اور تین بہنوں کی شادیاں کر کے اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکے تھے۔

والد صاحب مرحوم ہر کام میں احکام الٰہی اور روایات سلسلہ کو ہمیشہ ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے۔ سچ پر اس قدر کاربند رہے کہ خدا تعالیٰ بھی ایسی بات نہ کہتے جو مبنی بر حق نہ ہو۔ رسومات سے بہت نفرت رکھتے تھے اور اپنی غیر احمدی برادری کی ایسی تقریبات میں شامل نہ ہوتے جن میں رسومات کا شبہ بھی ہوتا۔ بہت نیک مخلص سلسلہ کے فدائی خاموش طبع اور ملنسار اور دعا گو بزرگ تھے۔ اپنی وفات سے ایک دو روز قبل ہمیں بعض ضروری نصائح کیں۔

۱۰ مارچ ۱۹۸۴ء ۱۲ بجے دن اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون!

بوقت وفات عمر ۷۶ سال تھی۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات اور جملہ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی

• جماعتی لٹریچر کی مقبولیت • عیسائی معلم کا راہِ فرار • احمدیہ بک سٹال کی مقبولیت:

مکرم عبدالوہاب صاحب امیر و مربی انچارج تنزانیہ اطلاع دیتے ہیں کہ جنوری فروری کے مہینہ میں بیسیوں مجالس مذاکرہ منعقد ہوئیں۔ ایک مجلس سوال و جواب جو ہر اتوار کو دارالسلام کی سب سے بڑی مارکیٹ کے قریب میں ہوتی ہے۔ بڑی دلچسپی کی حامل ہے۔ سینکڑوں افراد اس مجلس سے سوال و جواب کے ذریعہ احمدیت کی حسین تعلیم سے روشناس ہوئے اس مجلس کا شہر میں خوب چرچا ہے۔ ہر کوئی اپنے ملنے والے کو کہتا ہے۔ اگر حق کی باتیں سننی اور سیکھنی ہیں تو "KARIA KOO" (کریاکو) جہاں مجلس سوال و جواب ہوتی ہے۔ چلو۔ یہ مجلس اتوار کو منعقد ہوتی ہے۔ احباب جماعت بفضل تعالیٰ بصد شوق داعی الی اللہ کے لباس میں ملبوس ہو کر اشاعت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اور صبح سے شام تک پسینہ میں شرابور ہونے کے بعد بے شمار لذتوں کو لے کر واپس لوٹتے ہیں۔

غیر از جماعت احباب جماعتی لٹریچر میں پہلے سے بہت زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ مکرم ملک رفیق احمد صاحب مربی سونگیا تنزانیہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک ملکی جماعت کے چیئرمین مشن ہاؤس آئے اور قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ خرید کر لے گئے۔

مکرم بشیر احمد صاحب اختر مربی ممباسہ (کینیا) سے اطلاع دیتے ہیں کہ غیر ملکی کمشنر ممباسہ کے سیکرٹری کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی آسٹریلیا کی ایک تقریب میں سوال و جواب کی کیسٹ دی۔ سن کر کہنے لگے جو ایات بہت متاثر کن ہیں۔ پاکستانی کمشنر صاحب سے مل کر احمدیت کا تعارف کروایا۔ مکرم بشیر احمد صاحب اختر اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۱ مارچ کو ایک عالم ہمارے پاس آئے۔ عقائد جماعت احمدیہ اور تفسیر قرآن پر لمبی گفتگو ہوئی۔

جب انہیں بتایا گیا کہ کینیا کے سابق چیف قاضی بھی ان میں سے بعض عقائد کی صحت کا اعلان کر چکے ہیں۔ تو بہت حیران ہوئے۔

مکرم محمود احمد صاحب منیب مربی کینیا سے اطلاع دیتے ہیں۔ A Abdo مارکیٹ میں ایک ہوٹل میں گفتگو کر رہا تھا تیس چالیس آدمی اکٹھے ہو گئے ایک عیسائی معلم آیا۔ اس سے گفتگو ہوئی تو چند منٹ کے بعد عیسائی معلم فوراً وہاں سے نکل گیا۔ منیب صاحب ان کے پاس گئے۔ تو کہنے لگا وہاں بات ہو گئی اب آپ یہاں باتیں کریں۔

مکرم منیب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ فروری میں ایلڈوریٹ میں میلہ کے موقعہ پر بک سٹال لگایا گیا۔ ہمارے ساتھ عیسائیوں کا ایک بکسٹال تھا لیکن لوگ کثرت سے ہمارے بکسٹال سے کتب خریدتے۔ حتیٰ کہ عیسائی بکسٹال والے کہنے لگے۔ امسال آپ لوگوں نے ہمارا کاروبار خراب کیا ہے۔ سینکڑوں عیسائی احباب نے ہماری کتب خرید کیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے کام میں برکت اور تاثیر عطا فرمائے (وکالت تبشیر)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔

احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(مینیجر الفضل)

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا کریں:
اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیث نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔ فون نمبر:- ۶۳۸۴۹
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور
فون گھر:- ۶۷۴۴۸
ملک عبداللطیف شکوہی

نہایت اعلیٰ اور پختہ اینٹ
کی بروقت سپلائی کیلئے!
• چوہدری سنز۔ ایجنسی شہزاد یادگار چوک ربوہ
• ادریس برادرز ایجنسی کوکا کولا بالمقابل ایوانِ محمود۔ ربوہ
• کوثر ٹی سٹال: اقصیٰ روڈ ربوہ

حیوانات کی ادویات
اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش، اکسیر کٹار، اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ، اکسیر ٹک، اکسیر دودھ، اکسیر سوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان اور تریاق زہر باد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب -/3 فی پیکٹ، -/27 فی درجن دستیاب ہیں تفصیلات کے لئے
کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب کریں
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال فون ۳۲۰۳۲۸ ۳۱۰۸۱۴
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز نزد نہر چوک منٹو پارک
فیصل آباد: شادی میڈیکوز چنیوٹ بازار
ملتان: الٰہی بخش اینڈ سنز نزد گھنٹہ گھر لاہوری گیٹ
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ گول بازار ربوہ فون 606-607

کپڑے کا جائز کاروبار برائے
فوری فروخت
غلہ منڈی میں ایک دوکان کپڑا برائے فروخت ہے۔ مالک ملک سے باہر جا رہا ہے۔ دکان کے اوپر تین بیڈ روم، رہائش بھی جس میں دو دکانیں بھی ہیں۔ گیس، پانی اور گیس سسٹم موجود ہے۔ بھی کرایہ پر دینا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات پتہ ذیل پر رابطہ کریں۔
معرفت ضیاء الدین احمد ۱۲/۱۵
گول بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ
HERCULES
ٹریڈ مارک
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور ☎ ۳۰۵۴۰۴ ۳۰۵۳۹۶

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے

لیڈیز پرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب ہے
پروپرائٹر:- نعیم احمد کھوکھر

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ

طلباء و طالبات اپنے نتائج کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوائیں
نظارت تعلیم:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام — بقیہ صفحہ اوّل

آنسوؤں میں بہا کر اپنے اِن غموں کا بوجھ ہلکا کریں اور دردناک دعاؤں کے ذریعہ اپنے دلوں کے بخارات نکالیں۔ اللہ پر توکل رکھیں اور اُس سے بے وفائی نہ کریں پہلے کب اُس نے آپ کو تنہا چھوڑا ہے جو آج چھوڑ دے گا۔

پاکستان کے احمدیوں کے نام بالخصوص میرا یہ پیغام بھی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس مقدس فرمان کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں اور حرزِ جان بنائیں کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ وطن کی محبت ایمان ہی کا ایک جُز ہے۔ وطن کی محبت میں اپنی سُنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عزیز وطن ہے جس کے قیام میں آپ نے عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں اور قائدِ اعظم محمد علی جناح نے جس خدمت کے لئے آپ کو بُلایا آپ نے پُورے خلوص کے ساتھ اُن کی آواز پر لبیک کہا۔ جب بھی وطنِ عزیز کو کوئی خطرہ پیش آیا آپ صفِ اوّل کی قربانیاں کرنے والوں میں شامل رہے۔ تاریخِ پاکستان میں دوسرے محبانِ وطن کے دوش بدوش آپ کے نام بھی اَنمٹ سُنہری حروف میں کندہ رہیں گے۔ یاد رکھیں آپ نے اپنی اِس حیثیت کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہے۔ صفِ اوّل کے شہری کی یہی حقیقی تعریف ہے۔ بلاشُبہ وہی صفِ اوّل کا شہری ہوتا ہے جو ابتلاؤں اور خطرات اور قربانیوں کے میدان میں صفِ اوّل کا مُحبِّ وطن ثابت ہو۔ اگر آپ اپنے اِس امتیاز کی حفاظت کریں گے تو دُنیا کی کوئی طاقت آپ کو صف دوم یا صف سوم یا صف چہارم کا شہری بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دوسروں کے حقوق کے اِستحصال سے آپ کبھی صفِ اوّل کا شہری نہیں بن سکتے ہاں اہلِ وطن کی خاطر اپنے حقوق کی قربانی سے آپ بلاشُبہ ہمیشہ صفِ اوّل کے شہریوں میں اپنے ممتاز مقام کو قائم رکھیں گے۔

آخر پر مَیں اِس مختصر پیغام کو حضرت اقدس مسیح موعود کے مقدس الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور سلامتی ابدالآباد تک آپ پر نازل ہوتی رہیں:۔

"مَیں اِس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اِن ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابنِ مریمؑ کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اِس لئے مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شَر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بُغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اِس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بُغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں۔ بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ دکھاتا ہوں جس سے تمہارا نُور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سِفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اُس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو ترقی کرو۔ اُس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام مَیل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں تب صُبح اُٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ مَیل جو کپڑوں کے اندر تھی اور اُن کا جُزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اُٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جُدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی اِنسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے مَیلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا..... دلوں کو پاک کریں اور اپنے اِنسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلائیں کہ اِس سے اُن کا دین پھیلے گا اور اِس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہو گا۔ ..... اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سُن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔ خدا اِن قصّوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دُور دُور تک اُس کی روشنی پھیل جاتی ہے یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی اِن دنوں میں ہو گا۔"

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد

10.5.1363
1984

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر

مخلصینِ جماعت کا لبیک

۱۔	محترم چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ	اوکاڑہ	۱۷۰۰/-
۲۔	محترمہ اہلیہ صاحبہ لیڈی ڈاکٹر حمیدہ ملک صاحبہ	"	۱۱۰۰/-
۳	مکرم قاضی عبدالحمید صاحب	"	۶۲۰/-
۴	" شیخ سعید احمد صاحب کریسنٹ کلاتھ ہاؤس	"	۱۲۴۵/-
۵	" طاہر احمد صاحب و شیخ فضل محمد طاہر احمد کلاتھ مرچنٹس	اوکاڑہ	۱۱۷۰/-
۶	" محمد انور صاحب	"	۵۶۰/-
۷	" محمد صفدر صاحب	"	۵۶۰/-
۸	" محمد شریف صاحب شریف جنرل سٹور	"	۶۴۱/-
۹	" محمد اشرف صاحب " " "	"	۷۰۲/-
۱۰	" انوار احمد صاحب انوار ریڈیو سروس	"	۶۵۲/-
۱۱	" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب دیپالپور چوک	"	۶۰۰/-
۱۲	" میاں نصیر احمد صاحب درگر	"	۵۳۰/-
۱۳	" شیخ وحید احمد صاحب پرنس کلاتھ ہاؤس	"	۵۰۵/-
۱۴	" محمد اقبال صاحب دیہاتی جنرل سٹور	"	۵۸۵/-
۱۵	" محمد یوسف صاحب " " "	"	۵۵۰/-
۱۶	" اعجاز احمد صاحب اعجاز جنرل سٹور	"	۱۰۰۲/-
۱۷	" سلیم احمد صاحب	"	۱۰۰۰/-
۱۸	" طارق محمود صاحب مسلم جنرل سٹور	"	۵۰۰/-
۱۹	" ریاض محمود صاحب بیوٹی کارنر	"	۵۲۵/-
۲۰	" میاں غلام رسول صاحب میرک	ضلع اوکاڑہ	۵۲۰/-
۲۱	" غلام مصطفےٰ صاحب "	" "	۵۲۰/-
۲۲	" کرنل بشارت احمد صاحب	اوکاڑہ چھاؤنی	۷۲۰/-
۲۳	" عبدالسلام صاحب ارشد	" "	۶۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)